

مسلمان سبزی فروشوں سے سبزی خریدنا منع ہے!

سریش تیواری کا تعلق اتر پردیش سے ہے۔ صوبائی اسمبلی میں بی جے پی کی جانب سے ممبر ہے۔ ڈیویا (Deovia) قصبہ سے تعلق رکھنے والے اس سیاستدان نے کورونا وباء میں مسلمانوں کو ہر طریقے سے ٹارگٹ کرنے کا کام شروع کر رکھا ہے۔ اس شخص کی مسلمانوں سے نفرت اس قدر زیادہ ہے کہ حیرت نہیں بلکہ دکھ ہوتا ہے کہ اس منفی ذہنیت کے مالک لوگ ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف مزید کیا سلوک روا رکھنا چاہتے ہیں۔ آج سے ٹھیک دس دن پہلے، سریش نے اپنے الیکشن کے حلقہ میں لوگوں کو اکٹھا کیا۔ تقریر کرتے ہوئے حکم دیا کہ اگر سبزی فروش مسلمان ہو، تو اس سے ہرگز ہرگز سبزی نہ خریدیں کیونکہ سبزی فروش بننے والی سبزیوں پر تھوک لگاتے ہیں۔ جس سے ہندوؤں میں کرونا پھیل رہا ہے۔ تقریر کے بعد تیواری نے ایک ویڈیو کلپ کے ذریعے پورے ہندوستان میں یہی پیغام دیا کہ مسلمان سبزی فروشوں کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ مطلب یہ کہ غریب ترین طبقے کو مذہب کی بنیاد پر مکمل طور پر اقتصادی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ کیا جاننا چاہیے کہ اس ویڈیو کلپ اور اس غیر متوازن انسان کی تقریر کے بعد کیا قیامت برپا ہوئی۔ ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں بی جے پی کے غنڈوں نے دکانوں، ٹھیلوں، ریڑھیوں، خوانچوں پر ہندو حکومت کے نارنجی رنگ کے مذہبی جھنڈے لگوانے شروع کر دیے۔ یعنی عام لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اس دکان یا خانچے کا مالک ہندو ہے۔ اس نے نارنجی جھنڈا لگا رکھا ہے۔ لہذا صرف اسی سے چیزیں خریدی جائیں۔ اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے کاروبار کو عملی طور پر ختم کر دیا جائے۔ کسی کی جرات نہیں ہوگی کہ اگر دکان پر نارنجی جھنڈا لگا ہوا ہے تو اسے چھوڑ کر کسی ایسی دکان سے روزمرہ کی چیزیں خریدے، جس پر جھنڈا نہیں لگا ہو۔ یہ مذہب کی بنیاد پر عام مسلمان طبقہ کا وہ استحصال ہے جس کے متعلق سوچا بھی نہیں جاسکتا۔ مگر تیواری کو اپنے اس انتہائی پست رویے کی کوئی سزا نہیں ملی۔ بی جے پی کی اعلیٰ قیادت نے جب اس سے سوال کیا، تو اس ادنیٰ انسان کا جواب، اپنے عمل سے بھی ادنیٰ تھا۔ یہ تو میں تو لوگوں کے حقوق کی حفاظت کر رہا تھا اور کرونا کو پھیلنے سے روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ بیانیے کو اسکی سیاسی پارٹی نے تسلیم کر لیا اور یہ شخص آج بھی پوری قوت کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف شدید نفرت پھیلا رہا ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں میں اس طرح کے طاقتور انسان کے خلاف کچھ کرنے کی استطاعت ہی نہیں ہے۔ یہ ہے نریندر مودی کی سربراہی میں آج کا ہندوستان۔

مگر یہ تو صرف ایک مثال ہے۔ اگر معاملہ صرف سیاسی سوچ کا ہو، تو پھر بھی سیاسی طریقے سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ مگر معاملہ تو ہر شعبہ میں انتہائی نفرت سے بھرا ہوا ہے۔ مسلمانوں کو جانور کی سطح پر لایا جا رہا ہے۔ پوری سرکاری مشینری صرف اور صرف مسلمانوں کے خلاف استعمال ہو رہی ہے۔ بی جے پی، نریندر مودی، بھرپور طریقے سے آرائیں ایس کی دیرینہ پالیسی پر عمل پیرا ہے کہ ہندوستان میں سانس لینے کا اختیار صرف اور صرف ہندوؤں کا ہے۔ جہالت کی انتہا دیکھیے کہ ان گنت پڑھے لکھے ہندو بھی مسلمانوں کے خلاف انہی جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ ہندوستانی میڈیا کے موثر ترین لوگ، نفرت کے الاؤ کو بڑھاوا دے رہے ہیں۔ ظلم کی آگ پر مذہبی منافرت کا پٹرول چھڑک رہے ہیں۔ میڈیا چینلز کی ایسوسی ایشن کا سربراہ، ارناب گوسوامی کو ریپبلک چینل پر سنیے۔ وہ اتنی زہریلی باتیں کرتا ہے

کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ اپنے ٹی ٹاک شوز میں باقاعدہ مسلمانوں کی نہ صرف ہر طرح سے تضحیک کرتا ہے۔ بلکہ انکے خلاف ہر طریقے سے بات کرتا ہے۔ مسلمان علماء کو ٹی وی شو پر بلا کر ذلیل کرتا ہے۔ حکم دیتا ہے کہ مسلمان، اسکے ٹی وی شو میں اپنی آواز کو نیچی رکھیں۔ یعنی اسکے دربار میں اونچی آواز سے بولنے کی جرات نہ کریں۔ اسکا چینل، دراصل ہندو مذہبی جماعتوں اور آریس ایس کی اصل آواز ہے۔ آپ نریندر مودی کے ملائم ٹوٹس کو رہنے دیجئے۔ اگر آپ اس فاشٹ انسان کا عملی چہرہ دیکھنا چاہتے ہیں تو ارناب کے کرنٹ افیئرز کے پروگرام میں وہ بھرپور طور پر نظر آتا ہے۔ مسلمانوں کے خلاف شدید انتقامی سوچ، جس میں انہیں ہندوستان میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ارناب، اس چینل یعنی ریپبلک کا مالک بھی ہے۔ اسکی سالانہ تنخواہ ڈیڑھ ملین ڈالر ہے۔ یعنی وہ حد درجہ امیر اینکر ہے۔ اور اسکا اصل کاروبار مسلمانوں سے شدید نفرت پر مبنی ہے۔ اگر آپ کو میری بات کی تصدیق کرنی ہے تو آپ اس متعصب شخص کا پروگرام انٹرنیٹ پر دیکھ سکتے ہیں۔ اسکا دوسرا ٹارگٹ پاکستان اور افواج پاکستان ہے۔ یہ ہر منفی چیز کو ہمارے ملک اور ہمارے دفاعی اداروں سے جوڑتا ہے اور کوئی نہیں ہے جو گدی سے اسکی زبان کھینچ سکے۔ پورے ہندوستان میں اسکی زبان کے شر سے سارے مسلمان ڈرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں انڈین چینل نہیں آتے۔ چنانچہ ہمیں علم ہی نہیں ہے کہ ارناب جیسے لوگ کس شدت سے اسلام و فوبیا، مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف نفرت کے کاروبار میں ملوث ہیں۔

اس ساری صورتحال میں ایک جوہری تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔ مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک میں ہندو موجود ہیں۔ یہ ہر لحاظ سے پھل پھول رہے ہیں۔ انہیں وہاں کاروبار کرنے میں کوئی دقت نہیں ہے۔ صرف یو اے ای میں ہندوؤں کی تعداد بیس لاکھ سے زیادہ ہے۔ یہ اس ملک کی بیالیس فیصد آبادی کے برابر بنتے ہیں۔ اسی طرح مشرق وسطیٰ کے ہر ملک میں ہندوستانی ہندو لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ عرض کرنے کا مقصد ہے کہ پورے مشرق وسطیٰ میں کسی ایک ملک میں بھی مذہب کی بنیاد پر ہندوؤں کے ساتھ زیادتی نہیں ہو رہی۔ دوہی میں انہیں مندر بنانے کی اجازت بھی موجود ہے۔ مشرق وسطیٰ میں انڈین میڈیا بھی بھرپور طریقے سے موجود ہے۔ وہی چینل جو ہندوستان میں مسلمانوں کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ وہ پوری شدت کے ساتھ پورے مشرق وسطیٰ میں بھی موجود ہیں۔ پہلی بار یہ ہوا ہے کہ یو اے ای کے شاہی خاندان کی ایک شہزادی، ہندل القاسمی ہندوستانی چینلز پر مسلمانوں اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کا بھرپور جواب دینا شروع ہوئی ہے۔ اس شہزادی نے شاہی خاندان کی آنکھیں کھولیں ہیں کہ دیکھو یہ ہندو، ہمارے ملک سے پیسے بھی کما رہے ہیں اور ہمارے مذہب کی توہین بھی کر رہے ہیں۔ یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ یو اے ای کے موثر ترین اخبار، گلف ٹائمز نے بیانیہ جاری کیا ہے کہ انکے ملک میں ہندوستانی چینلز نفرت پھیلا رہے ہیں۔ انکی نشریات کو فوری طور پر بند کیا جائے۔ ان میں ریپبلک ٹی وی، ذی ٹی وی، انڈیائی وی، ٹائمز وغیرہ شامل ہیں۔ کیا آپ آریس ایس کی دہشت گرد سوچ کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مشرق وسطیٰ میں متعدد ہندو ملازمین، انٹرنیٹ پر اسلام اور ہماری مقدس ترین مذہبی شخصیات کے خلاف انتہائی توہین آمیز فقرے پوسٹ کرتے ہیں۔ یو اے ای میں پہلی بار یہ سرکاری رد عمل سامنے آیا ہے کہ جو کوئی ہندو اس طرح کی توہین آمیز حرکت کرتا ہے، اسے نوکری سے نکال کر ڈی پورٹ کر دیا جاتا ہے۔ عملی صورتحال یہ ہے کہ ہندوستان کی تاریخ کا سب سے نفرت پھیلانے والا وزیر اعظم اپنے میڈیا کے پیچھے

کھڑا ہوا ہے۔ جہاں اس نفرت انگیز پروپیگنڈے پر کوئی کارروائی ہونے لگتی ہے تو فوری طور پر تجارتی تعلقات کا ذکر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی ایک طرح کی اقتصادی دھمکی دی جاتی ہے کہ دیکھو تمہارے ملک میں تو کاروبار ہمارے دم سے ہے۔ تم ہمیں کس طرح آنکھیں دکھا سکتے ہو۔ مگر یو اے ای کے اندر ایک فکری تبدیلی آئی ہے۔ وہاں ہیٹ سپیج اور اسلام و فوبیا کے خلاف بھرپور ایکشن لیا جا رہا ہے۔ امراتی شہزادی نے پوری ہندو سوچ کو لوگوں کے سامنے برہنہ کر کے رکھ دیا ہے۔ اب پوری دنیا میں آرائس ایس کے خلاف ایک رد عمل سامنے آ رہا ہے۔ ہندوستان حکومت اس سوچ کو کم کرنے میں مکمل طور پر ناکام نظر آ رہی ہے۔ وہی دہشت گرد جماعت جس نے عملی طور پر مسلمانوں پر ہندوستان کی زمین تنگ کر دی ہے۔

میں، مذہب کی بنیاد پر کسی منفی سوچ پر یقین نہیں رکھتا۔ مجھے یہ بھی علم ہے کہ ہندوستان میں تمام ہندو، مسلمانوں سے بغض نہیں رکھتے۔ معتدل مزاج لوگ اکثریت میں موجود ہیں۔ مگر آرائس ایس وہاں پورے نظام پر قابض ہو چکی ہے۔ ہندو تانکا نظر یہ کھل کر رقص کر رہا ہے۔ مسلمانوں کی جان کو جانور سے بھی نیچے کا بنا دیا گیا ہے۔ کسی اہم پوسٹ پر کوئی مسلمان نظر نہیں آتا۔ نوکریوں کے دروازے ان پر مکمل طور پر بند ہیں۔ وہاں پڑھے لکھے مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ پی ایچ ڈی کرنے کے بعد مسلمان لڑکے، دہلی میں سائیکل رکشہ چلانے پر مجبور ہیں۔ مسلمانوں کو ایک خاص حکمت عملی کے تحت زبردستی ”ہندو“ بنانے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ ہندوستان اس وقت ایک ایسی جماعت کی گرفت میں ہے جو مسلمانوں اور پاکستان کو نقصان پہنچانے کی کوئی بھی نیچ حرکت کر سکتی ہے۔ ہمیں ان حرکات کا بھرپور مقابلہ کرنا چاہیے۔ دنیا کو بتانا چاہیے کہ ایک باولا آدمی ہندوستان میں حکومت پر قابض ہے۔ اسکی جماعت دراصل دنیا کی سب سے بڑی دہشت گرد تنظیم ہے۔ جس ملک میں مسلمان سبزی فروش برداشت نہیں کیے جاتے، وہاں کون سی شخصی، مذہبی، سماجی اور سیاسی آزادی ہوگی۔ اس بات کو دلیل کی بنیاد پر سمجھیے۔ اپنے ملک کو ہر طرح سے مضبوط کیجئے۔ ایک طاقتور پاکستان، مسلمانوں کے حق میں ڈھال بن سکتا ہے۔ مگر صرف ایک مضبوط پاکستان!

راؤ منظر حیات